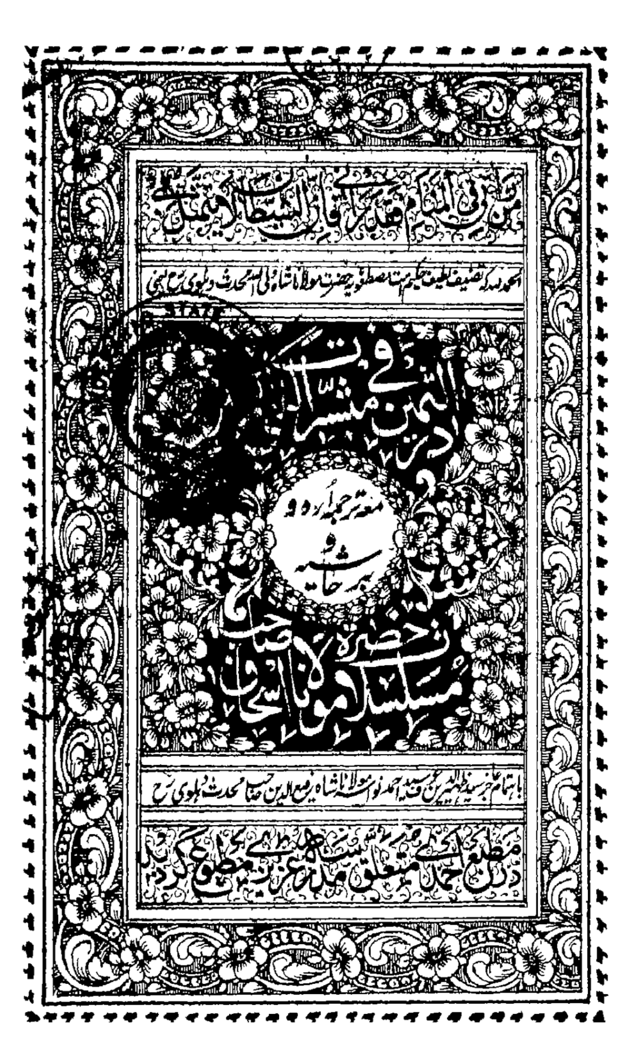


الحمد للہ کہ تصنیف لطیف حکیم امت مصطفویہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح یعنی
الدر الثمین فی مبشرات
معہ ترجمہ اُردو
و
بر حاشیہ
از حضرت مولانا صاحب
مسلسلات مولانا اسحاق
باہتمام عاجز سید ظہیر الدین عرف سید احمد نواسہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی رح
در مطبع احمدی متعلق مدرسہ عزیزی مطبوع گردید

رسالة الدر الثمين في مبشرات النبي الامين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي رفع رتبة المصطفى فحرم على الشيطان ان يتمثل بصورته فمن رآه فقد رأى الحق بلا امترا واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان سيدنا محمدا عبده ورسوله المخصوص بالشفاعة الكبرى صلى الله عليه وعلى آله وصحبه نجوم الهدى وقادة الورى **اما بعد** فيقول افقر عباد الله **الكريم احمد** المدعو **بولي الله بن عبد الرحيم** العمري الدهلوي هذه اربعون حديثا او نحوها تلقيتها عن النبي صلى الله عليه وسلم التي تروى من جهة الرؤيا او من جهة مشاهدة روحه الكريمة فمنها ما هو **فمنها** ما يكون بيني وبينه صلى الله عليه وسلم **ومنها** ما يكون بيني وبينه صلى الله عليه وسلم واسطة ... واكثر سميتها **بالدر الثمين في مبشرات النبي الامين**

الحديث الاول رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في المنام كأني دخلت عليه وقعدت بين يديه وهو مراقب اضجع ذقنه على صدره فافيضت علي منه صلى الله عليه وسلم صور مثالية الاولى جسم مخروطي الشكل من اعلاه واسفله عريض واسفله اكثر عرضا من اعلاه والثانية جسم مسطوح كالسطح وسطه كالعمود المركوز فيه والثالثة عمود دقيق على الارض فوقه جسم كالمسطح

رسالہ در ثمین فی مبشرات النبی الامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب حمد و ثنا اللہ ہی کے واسطے ہے جس نے اپنے نبی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ ایسا بلند و رفیع کیا کہ شیطان کی کیا طاقت کہ آپکی صورت مکرم میں نظر آسکے جس نے آپکو دیکھا بیشک حق دیکھا میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہی وحدہ لا شریک ہے اور شہادت دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفےٰ اسکے بندے ہیں اور اوسکے رسول ہیں کہ شفاعت کبریٰ قیامت کے روز خاص آپکی ہی ہوگی اللہ درود و سلام نازل کرے اُن پر اور اُن کی آل و اصحاب پر کہ ہدایت کیلئے ستارے ہیں اور خلقت کے پیشوا **بعد** اسکے اللہ کریم کے بندوں میں ایک بندہ ضعیف ہمنامہ **ولی اللہ بن عبد الرحیم** عمری دہلوی کہتا ہے کہ یہ چالیس حدیثیں ہیں یا کچھ کمی بیشی جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی مجھ کو پہنچی ہیں بخواب یا مشاہدہ روح مبارک کی جہت سے انکو جمع کیا ہے اس رسالہ میں بعضے ہیں بلا واسطہ اور بعضے میں ایک واسطہ ہے اور بعضے میں ہے میرے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان دو واسطے یا زیادہ ہیں اس رسالہ کا نام میں نے در ثمین فی مبشرات النبی الامین رکھا

حدیث اول یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ گویا میں آپکے پاس حاضر ہوا ہوں اور آپکے روبرو بیٹھا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مراقبہ میں ہیں ذقن مبارک سینہ مکرم پر رکھے ہوئے مجھ پر ظاہر ہوئیں آپکی تین صورتیں مثالی پہلی تو جسم مخروطی کہ اوپر اور نیچے دونوں طرف لمبا ہو گیا ہے نیچے عرض زیادہ ہے اوپر کیطرف سے اور دوسری صورت جسم مسطح ہے سخت کہ اسکے درمیان ایک لکڑی ہے مرکوز اور تیسری صورت کہ ایک لکڑی زمین پر قایم ہے اسکے اوپر ایک جسم ہے مانند سخت کے ہے پھر سمجھے

فائدہ ۴ ۱ یعنے سر ڈالے ہوئے ۱۲ ۲ یعنے قول بلند ہوا ہوا ۱۲

الاولى تمثيل لنسبته صلى الله عليه وسلم التي هي مستوعبة لجميع المراتب السافلة الجسمانية والعالية الروحانية والثانية تمثيل لنسبة السالكين الذين فصحة نسبتهم فيما الى الاسفل فقط والثالثة تمثيل لنسبة المجذوبين الذين صحة نسبتهم فيما الى الاعلى فقط فلما فهمت المراد بهذه الصور الثلاث رفع النبي صلى الله عليه وسلم راسه وتبسم الي وطلبني واشار الى بيده فدنوت حتى تصلت ركبتاي بركبته فاخذ صلى الله عليه وسلم بيدي بيده فصافحني ثم وضع ذقنه على صدره وغمض عينيه فغمضت كما فعل ففاض على قلبي تلك النسبة التي فهمتها اولا

الحديث الثاني بينا انا مراقب في مسجد بلدة كهنبايت بعد العصر اذ شاهدت روحه الكريمة صلى الله عليه وسلم فانه حضرني فالبسني رداء فظهر لي في ذلك الحين بعض دقائق العلوم الشرعية ولم تزل تتزايد حينا بعد حين

الحديث الثالث رايت في المنام ان الحسن والحسين رضي الله عنهما نزلا في بيتي وبيد الحسن رضي الله عنه قلم قد انكسر لسانه فبسط يده ليعطيني وقال هذا قلم جدي رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم استرده بيده وقال حتى يصلحه الحسين فانه ما صلح ثم ناولنيه ثم جيء برداء فرفعه الحسين رضي الله عنه وقال هذا رداء جدي رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم البسنيه فمن يومئذ انشرح صدري للتصنيف في العلوم الشرعية والحمد لله

الحديث الرابع سألته صلى الله عليه وسلم سؤالا روحانيا عن معنى قوله كنت نبيا وادم منجدل بين الماء والطين ففاض على روحي من روحه الكريمة صورة المثالية التي كانت قبل ان يوجد في عالم الاجسام وان نبوته انما هي في الحضرة المثالية كان عند كون ادم منجدلا بين الماء والطين وانه له صلى الله عليه وسلم ظهورا تاما في تلك الحضرة وهو المعبر عنه

معلوم ہوا کہ پہلی صورت تو آپکی نسبت کا مثل ہے کہ وہ نسبت جامع تمام مراتب سافل جسمانی کے اور مراتب عالیہ روحانی کے اور دوسری صورت مثل ہے سالکین کی نسبت کا کہ ان کی نسبت کو فقط متعلق کرتے ہیں جو کچھ کہ نیچے ادنی میں فراخی ہے اور تیسری صورت مثل ہے مجذوبوں کی نسبت کا کہ انکی نسبت کو جو اعلی کی طرف ہے اسی میں فقط کشادگی ہے پس جس وقت میں نے سمجھ لی مراد ان تینوں صورتوں کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اونچا کیا اور میری طرف تبسم فرمایا اور اپنے ہاتھ سے مجھے اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا میں آگے بڑھا اس قدر کہ میرے دونوں زانو آپکے زانوئے مبارک کے متصل ہو گئے اور مصافحہ کیا پھر آپنے اپنی ذقن مبارک سینہ مکرم پر رکھی اور آنکھیں بند کیں اور میں نے بھی طرح تھوڑی سینہ پر رکھی اور آنکھیں بند کیں تو میرے قلب میں آشکارا ہوئیں وہ نسبتیں جنہیں میں نے پہلے سمجھ لیا تھا

حدیث دوسری ایکبار شہر کھنبایت کی مسجد میں عصر کے بعد میں مراقبہ میں تھا کہ مشاہدہ کیا روح مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جلوہ گر ہوئی اور مجھکو چادر اوڑھائی اسوقت مجھکو بہت سے دقیق علوم شرعیہ کے سلجھ گئے اور پھر روز بروز ترقی ہوتی گئی

حدیث تیسری میں نے خواب میں دیکھا جناب امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو کہ میرے گھر تشریف لائے ہیں امام حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں قلم ہے اور اوسکی نوک شکستہ ہے آپنے ہاتھ پھیلایا کہ مجھکو عنایت کریں فرمایا یہ قلم جدی ہے یعنی میرے نانا جان کی قلم ہے صلی اللہ علیہ وسلم پھر آپنے روک لیا ہاتھ میں اور فرمایا امام حسین سنوار دیں پھر امام حسین رضی اللہ عنہ نے سنوار دیا پھر مجھے عنایت کی پھر چادر آئی پھر امام حسین رضی اللہ عنہ نے اٹھایا اور فرمایا ہذا رداء جدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے یہ چادر نانا جان کی پھر مجھکو اوڑھائی اس روز سے میرا سینہ کھل گیا علوم شرعیہ کے تصنیف کرنے میں والحمد للہ

چوتھی حدیث میں نے روحانی سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث شریف کے معنے کا کنت نبیا و آدم منجدل بین الماء والطین جسکے معنے ہیں کہ میں نبی ہو چکا تھا اور آدم پانی اور مٹی میں تھے میری روح پر روح مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوئی ایک صورت مثالیہ کہ جو پہلی تھی عالم اجسام میں آنے سے اور یہ فیضان اسکا کہ آپکا مثال میں نبی ہونا جب آدم خمیر ہو رہا تھا اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس عالم مثال میں ظہور تام تھا اور نبوت اسی کی عبارت ہے

فائدہ ۔ ؎۱ نسبت ایک کیفیت ہے کہ کسی امر خیر یا امور خیر کی سبب آدمی میں پیدا ہوتی ہے ۱۲ منہ
؎۲ اس حدیث شریف کے معنے شیخ سعدی نے بوستان میں کئے ہیں ؎ تو مخلوق و آدم ہنوز آب و گل ۱۲

بالنبوة فى هذا الحديث ولذلك لما وجد فى العالم الجسمانى
انتقل معه القوى المثالية الى العالم الجسمانى فظهر من العلوم ما لم
يكن بحساب **الحديث الخامس** سألته صلى الله عليه وسلم
سؤالا روحانيا عن معنى قوله كان فى عماء ما فوقه هواء وما تحته
هواء فى جواب من قال اين كان ربنا قبل ان يخلق خلقه فذكر
على روحى من روحه الكريمة صورة نور عظيم فى اعالى بعد هيولى
لا انى قد احاط بمجامع هذا البعد بخطوط شعاعية فقيل هذا
النور هو التجلى المشار اليه بهذا القول وهذا البعد الهيولانى
هو العماء وهذه الاحاطة بالخطوط الشعاعية هو القهر المشار
اليه بقوله تعالى هو القاهر فوق عباده **الحديث السادس** بشرنا
صلى الله عليه وسلم بشارة روحانية مخاطبا بهذا الفقير ان مراد
الحق فيك ان يجمع الله تعالى شملا من شمل الامة المرحومة بك
الحديث السابع سألته صلى الله عليه وسلم سؤالا روحانيا عن التسبب والترك
ايهما احسن لى فافاض على روحى فيضا برد بسببه قلبى من الاسباب
والاولاد ثم انكشف الامر بعد ساعة فرأيت الطبيعة تركن الى الاسباب
ورأيت الروح تركن الى التفويض **الحديث الثامن** سألته
صلى الله عليه وسلم سؤالا روحانيا عن سر تفضيل الشيخين
رضى الله عنهما مع ان الله اشرفهم نسبا وقضاء محكما وتبحرهم
بجنانا والصوفية من اخرهم ينتسبون اليه فافاض على قلبى منه
صلى الله عليه وسلم انه لصلى الله عليه وسلم وجهين جها
ظاهرا ووجها باطنا فالوجه الظاهر الى اقامة العدل فى الناس
وتاليفهم وارشادهم الى ظاهر الشرع وهما بمنزلة الجوارح البالغ
ذلك والوجه الباطن الى مذهب الفناء والبقاء وعلوم المرتبة
لكنها انما تنبعهم من الوجه الظاهر **الحديث التاسع** سألته
صلى الله عليه وسلم سؤالا روحانيا عن الشيعة ...

اس حدیث شریف مین فائدہ اسی واسطے جب کہ آپ عالم جسمانی مین منتقل
ہوئین آپکے ساتھ قوائے مثالیہ عالم جسمانی مین تو وہ علوم ظاہر ہوئے جنکا کچھ حساب
ہی نہین **پانچوین حدیث** مینے روحانی سوال کیا صلے اللہ علیہ وسلم سے آپکے
اس قول کے معنے کا جو آپنے فرمایا کان فی عماء ما فوقہ ہواء ما تحتہ ہواء جب کسی نے
آپسے دریافت کیا تھا این کان ربنا قبل ان یخلق خلقہ تو میری روح پر ظاہر کی
آپکی روح مکرم سے ایک صورت نور عظیم کی نہایت بین بعد ہیولانی کے
کہ جسنے احاطہ کر لیا ہے اس بعد کے مجامع کو انھین خطوط شعاعی سے
پھر کہا گیا کہ یہ نور ہے وہ تجلی جسکی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس قول سے اور یہ
بعد ہیولانی وہ عماء ہے اور یہ خطوط شعاعیہ کا احاطہ وہ قہر ہے جسکا اشارہ
فرمایا ہے اللہ تعالے نے ہو القاہر فوق عبادہ **چھٹی حدیث** انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
روحانی اشارہ سے اس فقیر سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ حق کی مراد تجھ مین
یہ ہے کہ پراگندہ امت مرحومہ کو جمع کرے **ساتوین حدیث** مینے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم سے سوال کیا روحانی کہ میرے واسطے تسبب بہتر ہے یا ترک اسباب تو
آپنے میری روح کو ایسی فیض دی کہ جس سے میرا دل سرد ہو گیا اسباب و اولاد سے پھر منکشف ہوا
بعد ایک ساعت کے تو مینے دیکھا کہ میری طبیعت تو اسباب کیجانب مائل ہے اور میری روح
تفویض کی طرف مائل ہے **آٹھوین حدیث** مینے روحانی سوال کیا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم سے اس سر کا کہ شیخین رضی اللہ عنہما کو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کیون فضیلت ہے
باوصفیکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ و رضی اللہ عنہ ان سب مین اشرف ہین حکم مین قضا اور
دلیری و شجاعت زیادہ ہین اور جتنے صوفیہ ہین ان سبکی نسبت انہین سے ہے تو انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے
میرے دل کو فیض ہوا کہ آپکے واسطے دو جہتین ہین ایک ظاہر اور ایک باطن ظاہر تو
لوگون مین عدل قایم کرنا اور انکی تالیف اور انکو ارشاد ظاہر شریعت کا
کرنا اور وہ دونو خلیفہ آپکے واسطے بمنزلہ جوارح کے ہین اس امر مین اور
آپکی دوسری جہت باطن ہے فنا اور بقا کی طرف اور جسقدر علوم مرتبہ ہین سب
منبع دونو جہت ظاہر کی ہین **نوین حدیث** مین نے شیعہ مذہب کا
سوال روحانی کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تو ایسا فرمایا

[illegible]

قال ان مذهبهم باطل وبطلانه يعرف من لفظ
الامام فانهم انما اتفقت عليه الامامية فانه عندهم هو المعصوم المفترض
طاعته الموحى اليه وحيا باطنيا وهذا هو معنى النبي فمذهبهم
يستلزم انكار ختم النبوة قبحهم الله تعالى **الحديث**
العاشر سألته صلى الله عليه وسلم عن هذه المذاهب
وهذه الطرق ايها اولى عنده بالاخذ واحب فافاض على
قلبي منه ان المذاهب والطرق كلها سواء لا افضل لواحد
على الاخر **الحديث الحادي عشر** رايت
العلماء المحدثين العاملين بعلمهم المهذبين لطائفهم
الظاهرة احب عنده صلى الله عليه وسلم من كثير من
من الصوفية الذين يفضلونهم بتهذيب لطائفهم
الباطنة ولا يفضلونهم في تهذيب لطائفهم الظاهرة
الحديث الثاني عشر اصابتني مجاعة
فدعوت الله ان يكشفها فرايت روحه الكريمة صلى
الله عليه وسلم نزلت من السماء معها رغيف كأن الله
تعالى امره ان يطعمني ذلك الرغيف فاعطانيه فانكشف
الحاجة آخر ذلك اليوم او اول الغد والله اعلم
الحديث الثالث عشر لم اتعش ليلة من الليالي
فالهم بعض اصحابنا ان يهدي الي اناء من لبن فشربت
ثم نمت على الوضوء فرايت روح النبي صلى الله عليه وسلم
فاوما الي اني انا الذي ارسلت اللبن والقيت الخاطر
في قلب الرجل **الحديث الرابع عشر** اخبرني والدي
انه راى النبي صلى الله عليه وسلم في المنام فبايعه
ولقنه النفي والاثبات على طريقة الصوفية فبايعني
كما بايعه النبي صلى الله عليه وسلم ولقنني كما لقنه النبي

کہ ان کا مذہب باطل ہے اور اوسکا بطلان لفظ امام سے پہچانا
جاتا ہے جب مجھکو افاقہ ہوا تو مینے جانا کہ ان کے نزدیک امام ایسے شخص کو
کہتے ہیں جو معصوم ہو اور اوسکے اطاعت فرض ہے اور اوس پر وحی
باطنی ہوتی ہے اور یہ سب تعریف نبی کی ہے پس ان کا مذہب
مستلزم ہے انکار ختم نبوت کا قبحہم اللہ تعالے ٭
دسوین حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا
کہ ان مذہبوں اور ان طریقوں سے آپ کے نزدیک
کونسا اولی اور بہت پسند ہے تو آپکی طرف سے میرے قلب میں فیض
ہوا کہ سب مذاہب اور سب طریقے برابر ہیں کسی کو کسی پر فضیلت
نہین **گیارہوین حدیث** مینے دیکھا کہ علما محدثین جو اپنے
علم پر عمل کرتے ہیں اور اپنے ظاہری لطائف کی تہذیب کرتے ہیں آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت محبوب ہیں ان اکثر صوفیوں سے جو اپنی باطنی لطائف
کی تہذیب کو فضیلت دیتے ہیں اور ظاہری لطائف کی تہذیب کو تفضیل نہیں کرتے
بارہوین حدیث ایک بار مجھکو بھوک نے ستایا مینے اللہ سے دعا کی کہ
اسکا چارہ کر تو مینے روح مکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آسمان سے روٹی
لئے نازل ہوئی گویا خدا نے حکم دیا ہے کہ مجھے وہ روٹی کھلا دیں پس آپ نے
عنایت کی کہ وہ میری حاجت رفع ہو گئی اوسی دن یا دوسرے روز اول وقت
واللہ اعلم **تیرہوین حدیث** ایک رات میں پیاسا تھا تو ہمارے دوستوں میں
ایک کو الہام ہوا کہ میرے واسطے ایک برتن میں دودھ تحفہ کرکے لایا
مینے وہ پی لیا پھر میں باوضو سو رہا تو مینے روح مکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا آپنے اشارہ فرمایا کہ مینے ہی وہ دودھ بھیجا تھا اور اوس شخص کے
دل میں ڈالا تھا **چودہوین حدیث** جناب والد نے مجھسے کہا کہ مینے خواب میں
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور بیعت کی اور آپنے مجھکو نفی و اثبات کا
طریقہ تلقین کیا بطور صوفیہ کے اور جناب والد نے بیعت لی مجھسے
اسیطرح اور اسی طرح تلقین کیا ذکر نفی و اثبات کا ٭

صلی اللہ علیہ وسلم **الحدیث الخامس**
عشر اخبرنی والدی انہ کان مریضا فرای
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النوم فقال کیف حالک
یا بنی ثم بشرہ بالشفاء واعطاء شعرتین من شعر لحیتہ
فتعافی من المرض فی الحال وبقیت الشعرتان عندہ
فی الیقظۃ فاعطانی احدھما فھی عندی **الحدیث**
السادس عشر امرنی سیدی الوالد بھذہ
من الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم صل
علی محمد النبی الامی والہ وبارک وسلم وقال قرأتھا
فی المنام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستحسنھا
الحدیث السابع عشر اخبرنی سیدی الوالد قال
اخبرنی شیخی السید عبد اللہ القاری قال حفظت
القرآن علی قاری زاھد کان یسکن فی البریۃ فبینا انا
اتلو اوس القرآن اذ جاء قوم من العرب یقدمھم
سیدھم فاستمع قراءۃ القاری ثم قال بارک اللہ ادیت
حق القرآن ثم رجع وجاء رجل آخر بعد ذلک الی قاری فاخبرہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرھم البارحۃ انہ سیذھب
الی البریۃ الفلانیۃ لاستماع قراءۃ القاری فلان فعلمنا
ان السید الذی کان یقدمھم ھو النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال وقد رأیتہ بعینی ماتین واللہ اعلم
الحدیث الثامن عشر اخبرنی سیدی
الوالد انہ اراد فی ابتداء طلبہ ان یلتزم دوام الصیام
ثم تردد فی ذلک لاختلاف العلماء فیہ فتوجہ
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فراٰہ فی النوم کانہ اعطاہ
رغیفا قال وقال ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ

پندرہوین حدیث مین نے جناب والد سے
سُنا کہ وہ بیمار ہوئے تو خواب مین آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے فرمایا
کیف حالک یا بُنی یعنی بیٹا تیرا کیا حال ہے پھر شفا کی خوشخبری دی اور
دو تار موئے مبارک ریش کرم کے عنایت کئے اُسی وقت وہ تندرست ہو گئے اور وہ
دونون تار موئے مبارک جب جاگے تو موجود تھے اُن مین سے ایک مجھے دیا
وہ میرے پاس موجود ہے **سولہوین حدیث**
جناب والد نے مجھے فرمایا کہ درود شریف اس صیغہ سے پڑہا کرو
اللھم صل علے محمد ن النبی الامی والہ وبارک وسلم اور
اور کہا مین نے خواب مین پڑہا تھا آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے پسند کیا **سترہوین حدیث** مجھسے بیان کیا
جناب والد نے کہ ہمین خبر دی سید عبد اللہ قاری نے کہ مینے حفظ کیا قرآن
شریف قاری زاہد سے کہ وہ بیابان مین رہتے تھے اِس اثنا مین
کہ ہم دَور کر رہے تھے قرآن شریف کی کہ ایک قوم آئی عرب کی کہ اُن کا
سردار اُن کے آگے تھا قاری صاحب کی قراءت سُنی اور اُس سردار نے
فرمایا بارک اللہ قرآن شریف کا تمنے حق ادا کیا پھر وہ تشریف لیگئے اور
ایک شخص اوسی صورت مین آیا اور کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
کل شب کو فرمایا تھا اُن لوگون سے کہ تشریف لیجائینگے فلانے
بیابان مین قاری کی قراءت سُننے کو تو ہمنے جانا کہ جو سردار قوم
کے آگے آگے تشریف لائے تھے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے اور
کہا مینے بیشک دیکھا ہے اُن کو اپنی اِن دونون آنکھون سے +
اٹھارہوین حدیث مجھسے فرمایا جناب والد نے کہ مینے ابتداء طلب مین
ارادہ کیا ہمیشہ روزہ رکھنے کا پھر تردد ہوا اُن کو علما کا اسمین اختلاف سے
تو مینے توجہ کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مینے آپکو خواب مین دیکھا کہ گویا مجھے
روٹی عنایت کی ہے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا

الهدايا مشترك فقال منه اليه فاخذ منه كسرة ثم قال عمر رضي الله عنه الهدايا مشترك فقدمت اليه فاخذ منه كسرة ثم قال عثمان رضي الله عنه الهدايا مشترك فقلت بان قسمتم الرغيف بينكم فاي شيء يبقى لهذا الفقير فامسك

الحديث التاسع عشر اخبرني سيدي الوالد انه ركب في رمضان الى مكان فاصابه الجوع والتعب متعسى في تلك الحالة فرأى النبي صلى الله عليه وسلم واعطاه طعاما لذيذا متخذا من الارز والحلاوة والزعفران والسمن فاكل حتى شبع واعطاه ماء باردا فشرب حتى روي ثم استيقظ ولا جوع له ولا عطش وفي يده ريح الزعفران

الحديث العشرون اخبرني سيدي الوالد قال بلغني ان النبي صلى الله عليه وسلم قال انا املح واخي يوسف اصبح فتحيرت في معناه لان الملاحة توجب قلق العشاق اكثر من الصباحة وقد روي في قصة سيدنا يوسف عليه السلام ان النساء قطعن ايديهن حين رأينه وان الناس ماتوا عند رؤيته ولم يرو عن نبينا صلى الله عليه وسلم من هذا الباب شيء فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم في المنام فسألته عن ذلك فقال جمالي مستور عن اعين الناس غيرة من الله عز وجل ولو ظهر لفعل الناس اكثر مما فعلوا حين رأوا يوسف

الحديث الحادي والعشرون اخبرني سيدي الوالد قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في الرؤيا وظهر علي في تلك الحالة بعض الكمالات الالهية الظاهرة به

الہدایا مشترک یعنے تحفے ہین اور ہم بھی شریک ہین مین اُن کے روبرو لیگیا اُنہون نے اُس مین سے ایک ٹکڑا لیلیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا الہدایا مشترک مین اُن کے سامنے لیکے حاضر ہوا اُنہون نے بھی ایک ٹکڑا اُسمین سے لے لیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا الہدایا مشترک پھر مین نے کہا کہ اگر روٹی تمنے آپسمین تقسیم کر لی تو اِس فقیر پاس کیا بچیگا تو خاموش ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

انیسوین حدیث ۱۹

جناب والد نے بیان کیا کہ ماہ رمضان شریف مین کہین جانیکو سوار ہوا مین تو گرمی و تکلیف مجھے بہت ہوئی مین سوگیا اوس حال مین تو زیارت ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آپنے کھانا لذیذ عنایت کیا کہ چانول اور قند و زعفران اور گھی سے طیار ہوا تھا وہ کھایا اور سیر ہوا اور پانی سرد عطا فرمایا اُسے پیا تشنگی دفع ہوئی پھر جب جاگا تو نہ بھوک تھی نہ پیاس اور ہاتھون سے زعفران کی خوشبو چلی آتی تھی

بیسوین حدیث ۲۰

مجھسے ذکر کیا جناب والد نے کہ مینے سُنا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انا املح واخی یوسف اصبح یعنے مجھ مین ملاحت زیادہ ہے اور میرے بھائی یوسف مین صباحت زیادہ تھی تو اسکے معنے مین مجھے حیرت ہوئی اسواسطے کہ ملاحت تو اور زیادہ عاشقون کو بیقرار کرتی ہے صباحت سے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ مین روایت ہے کہ زنان مصر نے جب اُن کا جمال دیکھا تو ہاتھ کاٹ لیے اور لوگ اُن کو دیکھکر مر گئے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اس باب مین کوئی ایسی روایت نہین ہے تو مینے خواب مین دیکھا اور سوال کیا اس امر کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا میرا جمال لوگون کی آنکھون سے اللہ نے غیرت کی جہت سے چھپا رکھا ہے اگر آشکار جلوہ گر ہو تو اوس سے زیادہ حال لوگون کا ہو جو یوسف علیہ السلام کو دیکھکر ہوا تھا

اکیسوین حدیث ۲۱

جناب والد نے مجھسے کہا کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور اس حالت مین مجھپر ظاہر ہوئی بعضے کمالات الٰہیہ ظاہریہ

صلی الله علیه وسلم فوقفت ساجداً بین یدیه فغمض علی اصبعه ومنعنی عن السجود بین یدیه

الحدیث الثانی والعشرون

اخبرنی سیدی الوالد قال کنت صنعت فی ایام المولد طعاماً صلة بالنبی صلی الله علیه وسلم فلم یفتح لی سنة من السنین شیء اصنع به طعاماً فلم اجد الا حمصاً مقلیاً فقسمته بین الناس فرأیته صلی الله علیه وسلم وبین یدیه هذه الحمص متبهجاً بشاشاً

الحدیث الثالث والعشرون

اخبرنی سیدی الوالد قال رأیت علیاً رضی الله عنه فی النوم فسألته عن نسبتی القلبیة هل هی نحو ما کنتم تکسبونه فی صحبة النبی صلی الله علیه وسلم قال لو جالی قلبک واستحضر نسبتک فاستحضرتها فقال هی هی

الحدیث الرابع والعشرون

اخبرنی سیدی الوالد قال رأیت صلی الله علیه وسلم فی المنام فتصرف فی تصرفاً فعبرت المقامات حتی وصلت الی موضع لا یتجاوزه الا نبی فاخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم روحی فی ضمن روحه فرأیت بحراً من النار ثم ظهرت المقامات السابقة من الصبر والتوکل ونحوهما الا ان هذه اصول وتلک فروع

الحدیث الخامس والعشرون

اخبرنی سیدی الوالد قال رأیت فی المنام النبی صلی الله علیه وسلم جالساً کانما فی مسجد من یاقوت شفاف یری باطنه من ظاهره والصحابة والاولیاء جالسون حلقاً یتقون عنده فلما وصلت الباب قام سیدنا

آنحضرت صلے الله علیه وسلم کے تو مین سجدے مین گر پڑا آپنے اونگلی دانتوں مین دبائی اور سجدے سے منع کیا

بائیسوین حدیث ۲۲

جناب والد فرماتے تھے کہ مین ایام مولود مین آنحضرت صلی الله علیه وسلم کے کھانا پکوایا کرتا تھا میلاد شریف کی خوشی کا ایک سال کچھ پاس نہ تھا کہ کھانا پکواؤن کچھ میسر نہ آیا مگر چنے بھنے ہوئے وہی مین نے لوگون کو تقسیم کئے تو کیا دیکھتا ہون کہ آنحضرت صلے الله علیه وسلم کے روبرو وہ بھنے چنے رکھے ہوئے ہین اور آپ بہت شاد و بشاش ہین ✦ ✦

تیئیسوین حدیث ۲۳

جناب والد نے کہا کہ مینے حضرت علی کرم الله وجہہ ورضی الله عنہ کو خواب مین دیکھا اور سوال کیا اپنے قلب کی نسبت کا کہ وہ جو آپ صحبت نبی صلے الله علیه وسلم مین نسبت حاصل کیا کرتے تھے وہ ایسے ہی ہوتے تھے فرمایا اپنے قلب کی طرف متوجہ ہو اور اپنی نسبت کا استحضار کر تو مینے اپنی نسبت مستحضر کی پھر آپ نے فرمایا ہی ہی یعنے وہی ہے

چوبیسوین حدیث ۲۴

جناب والد نے مجھسے فرمایا کہ مینے نبی صلے الله علیه وسلم کو خواب مین دیکھا آپنے تصرف فرمایا میرے نفس مین مین عبور کر گیا سب مقام یہانتک کہ ایسے مقام مین پہونچا کہ اُس سے آگے سوائے نبی کے اور کوئی نہین جاتا تو رسول الله صلے الله علیه وسلم نے میری روح کو اپنی روح مکرم کی ضمن مین لے لیا مینے دیکھا ایک دریا آگ کا پھر ظاہر ہوئے پہلے مقام صبر و توکل وغیرہ کے مگر یہ اصول ہے اور پہلے فروع

پچیسوین حدیث ۲۵

جناب والد سے مینے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ مینے خواب مین دیکھا کہ نبی صلی الله علیه وسلم مراقبہ مین بیٹھے ہوئے ہین ایک مسجد مین یاقوت شفاف کی کہ جسکے باہر سے اندر کا سب حال معلوم ہوتا ہے اور صحابی اور اولیا آپکے پاس حلقہ کئے بیٹھے ہین جب مین دروازہ پر پہنچا

قال امام ف رسول الله صلی الله علیه وسلم علینا الاسودین التمر والماء قال ... فکانا ازمان ادهم ومن ثمان سنین فکانها ... ومن ازمان ثلثة فکانت ... ومن ازمان اربعة فکانها التمر والزبیب ... السمن ... والفلوس ... ومن ازمان خمسة فکانها ...

عبد القادر الجيلي والشيخ بهاء الدين نقشبند
في حالتي وتذاكرني فقال سيدي عبد القادر انا اولى
به لان ابائه كانوا اخذوا بطريقتي وقال الشيخ بهاء
الدين انا اولى به لانه تربى بروحانية جده ابي امه
وكان اخذ الطريقتي ثم اصطلحا على ان يتولاني
اولا الشيخ بهاء الدين ويفيده بعد ذلك
سيدي عبد القادر بما شاء ثم ادخلني المسجد الشيخ
بهاء الدين واجلسني بين يدي النبي صلى الله عليه وسلم
فلما فتح النبي صلى الله عليه وسلم بصره كنت اول
من وقع بصره عليه

الحديث السادس والعشرون

اخبرني سيدي الوالد قال شككت
في نسب رجل يدعي السيادة فرايت النبي صلى الله
عليه وسلم مستلقيا على سريره ورايت الرجل
مستلقيا تحت السرير فقال النبي صلى الله عليه وسلم
لولا نسبه لم يكن ههنا

الحديث السابع والعشرون

اخبرني سيدي الوالد قال كان رجل من اصحابنا
لا يشرب التنباك ولكنه كان قد هيأ القدرة لاضيافه
فراى النبي صلى الله عليه وسلم في النوم او اليقظة
لا ادري اي ذلك كان مقبلا اليه ثم اعرض وخرج
من ذلك المكان قال فشددت اليه وقلت
يا رسول الله ما ذنبي فقال في بيتك القدرة ونحن نكرهها

الحديث الثامن والعشرون

اخبرني سيدي الوالد قال كان رجلان من الصالحين احدهما عالم عابد
والاخر عابد ليس بعالم فرايا النبي صلى الله عليه وسلم
في ساعة واحدة على صورة واحدة كانه اذن للعلماء

توحضرت سید عبد القادر جیلانی و شیخ بہاء الدین نقشبند کہڑے ہوئے
اور میری طرف تشریف لائے اور دونوں حضرات میں یہ بحث ہوئی
کہ حضرت سید عبد القادر نے فرمایا میں اولی ہوں اس شخص کے
لینے میں اسلئے کہ اسکے آبا میرے سلسلہ میں ہیں اور
حضرت شیخ بہاء الدین نے فرمایا میں اولی ہوں اس کے
لینے میں کہ اسکی تربیت اسکے نانا کی روح نے کی ہے اور وہ میرے طریقہ میں تھا
پھر دونوں حضرات کی صلح ہوئی اس امر پر کہ اول حضرت شیخ بہاء الدین
میری تربیت کریں بعد اسکے حضرت سید عبد القادر جو چاہیں افادہ
فرمائیں پھر مجھکو داخل کیا حضرت شیخ بہاء الدین نے مسجد میں اور بٹھایا
روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
آنکھ کھولی تو سب سے پہلے میرے پر نظر ڈالی

چھبیسویں حدیث ۲۶

جناب والد کہتے تھے کہ مجھکو شک تھا ایک شخص کی نسبت میں کہ کہتا تھا
میں سید ہوں تو میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سریر پر لیٹے ہوئے ہیں
اور وہ شخص نیچے سریر کے لیٹا ہوا ہے اور آپ نے فرمایا اگر اسکا نسب نہوتا
تو یہاں نہوتا

ستائیسویں حدیث ۲۷

جناب والد کا بیان ہے کہ
ہمارے یاروں میں سے ایک شخص حقہ خود تو نہ پیتا تھا لیکن اس نے
مہمانوں کے واسطے بنا رکھا تھا تو اس نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
سوتے میں یا بیداری میں یہ دریافت نہیں کہ آپ تشریف لائے اسکی طرف
اور پھر منہ پھیر لیا اور اس مکان سے باہر تشریف لیگئے اور کہا
اس نے آپ کے گریزاں ہوئے میں بھی آپکے پیچھے دوڑا اور عرض کیا
یا رسول اللہ مجھ سے کیا خطا ہوئی فرمایا تیرے گھر میں حقہ ہے اور
ہمکو برا معلوم ہوتا ہے

اٹھائیسویں حدیث ۲۸

جناب والد نے مجھے کہا
کہ دو آدمی صالحین میں سے تھے ایک شخص تو عالم بھی تھا اور عابد بھی
اور دوسرا عابد تو تھا عالم نہ تھا دونوں نے زیارت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
ایک ہی وقت میں اور ایک ہی صورت میں تو گویا عابد کو اجازت ہوئی

القائها في النفس
فلم جهما فيه من
اوليه بوصف خلق
الله الخلق الى
بوجه القيامة
من اثناء فسنة
وذلك انا
اعتق نسبته
رقبة من وليه
اسمعيل
من اضافات
مسموعة بلغت
عنه مسموعة
الجواب جهنم
ومن اضافات
بيان سيم
فقه له
ما نسبه

بان يدخل مجلسه ولم ياذن للعالم فسال العابد بعض
القوم عن ذلك فقال هو يبين بالتنباك والنبي صلى الله
عليه وسلم يكرهه فلما كان الغد دخل على العالم فوجده
يبكي لما رأى ليلة فاخبره عن السبب فتاب عن شربه
ثم رأيا النبي صلى الله عليه وسلم من الليلة الاتية على
صورة واحدة كانه اذن للعالم وقربه منه **الحديث**
التاسع والعشرون بلغني عن سيدي العم انه رأى
في المنام كانه يمشي في طريق ليس فيها احد قال فاذا
برجل يشير الي ان تعاله ثم قال يا بطيء السير ان
علي ارسلني اليك رسول الله صلى الله عليه وسلم
كاتوصلك اليه قال فسرنا حتى دخلنا على النبي صلى الله
عليه وسلم قال فجعل علي رضي الله عنه يدي تحت
يده ثم ناول النبي صلى الله عليه وسلم يده وقال
يا رسول الله هذه يد ابي الرضا محمد فبايع النبي صلى
الله عليه وسلم ثم قال علي رضي الله عنه انا الواسطة
بين النبي صلى الله عليه وسلم وبين الاولياء و
الاشارة اليك قال ثم لقنني الاذكار **الحديث**
الثلثون بلغني عن سيدي العم انه قال رأيت
النبي صلى الله عليه وسلم في النوم فلم يزل
يدنيني منه حتى صرت نفسه **الحديث الحادي**
والثلثون اخبرني الشيخ ابو طاهر عن
العصاشي انه كتب الى النبي صلى الله عليه وسلم
كتابا في بعض حاجاته صورته يا رسول الله
صلى الله عليه وسلم علينا اشرب الي منى
ام هذا افتمنى من تكملني وان بعدت الا تشفع

کہ مجلس مبارک مین داخل ہو اور عالم کو اجازت نہوئی تو عابد نے بعضے
لوگون سے دریافت کیا کہ کیا سبب ہے عالم کو اجازت نہوئی تو انہون نے
کہا کہ یہ حقہ پیتا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حقہ ناپسند فرماتے
ہین جب دوسرا دن ہوا تو یہ عابد اوس عالم کے پاس گیا
تو دیکھا وہ رو رہا ہے رات کے معاملہ سے کہ اجازت نہوئی
تو اوس عابد نے اوسکا سبب بتایا اوس عالم نے اوسی وقت
حقہ سے توبہ کی پہر دوسری شب دونو نے دیکھا ایک ہی صورت پر
گویا اذن دیا عالم کو اور اپنے پاس بلایا اوسکو **انتیسوین**
حدیث مینے سنا ہے کہ جناب چچا صاحب نے خواب مین دیکھا کہ جیسے وہ
رستے مین جا رہے ہین کہ اوس راہ مین اور کوئی نہین ہے کہ اتنے مین
ایک مرد نے آن کو اشارہ کیا کہ میرے پاس آؤ پہر فرمایا ای سست چال
مین علی ہون مجھے تیری طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہیجا ہے
کہ مین تجھے آپ کے پاس لے چلون تو کہا کہ ہم گئے اور داخل ہوئے حضور مین
صلے اللہ علیہ وسلم کی کہا پہر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ
اپنے ہاتھ کے نیچے کر لیے اور اپنا ہاتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کے روبرو کیا اور کہا یا رسول اللہ یہ ہاتھ ابو رضا محمد کا ہے پہر
بیعت لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پہر فرمایا حضرت علی رضی
اللہ عنہ نے مین واسطہ ہون نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان اور اولیاء
اللہ کے درمیان اور تیری طرف اشارہ کیا پہر ذکر تلقین کیے +
تیسوین حدیث جناب چچا صاحب فرماتے تھے کہ مین نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا پہر ہمیشہ اپنے نزدیک فرماتے رہے
کہ مین قریب مین آپکا نفس ہو گیا **اکتیسوین حدیث** مجھے بیان
کیا شیخ ابو طاہر نے کہ عشاشی نے ایک عرضی لکہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی کسی
حاجت کے لیے اوسکا مضمون یہ کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ بہت قریب ہین
مجھے یا یہ پس طفیل اپنے قرب کے مجھے اور نہین ہین بعید ہوا مگر آپ میری شفاعت کی ہے

فی وفی قضاء حاجتی کلها الدنیویة والاخروية
ومن احب آمين فلما كان بعد هذا بستة اشهر رای
سيد محمد بن علوی النبی صلی الله عليه وسلم
فی منام يقول سلم علی احمد القشاشی وبشره بالشفاعة
ثم رای النبی صلی الله عليه وسلم فی
الليلة الآتية وقال سلم علی احمد القشاشی وقل له

الحديث الثالث والثلثون

انه جليسی فی الفردوس
اخبرنی ابو طاهر قال اخبرنا الشيخ احمد النخلی قال
امرنی الشيخ عيسى بن كنان الخلوتی ان
اكون خليفة له بمكة المشرفة وان يجتمع عندی السادة
الخلوتية بعد التهجد فقرئ الورد فقرأ فی وكنت اميل
قلبی الی طريقة السادة النقشبندية فتحصل علی حالة الشيخ
عيسى وصعب علی الحال واستغفرت الله تعالى وتوسلت
بسيد المرسلين صلی الله عليه وسلم فيسر الله تعالى لی
ذلك العام زيارة نبيه صلی الله عليه وسلم فلما وصلت
الی المدينة المشرفة نمت فی يوم الجمعة قبل الصلوة
فرأيت فی المنام كانی فی روضة الشريفة من جهة رأسه
صلی الله عليه وسلم قبالة الباب الذی بين المحراب والقبر
فاذا انا اری النبی صلی الله عليه وسلم هو والخلفاء الاربعة
رضی الله تعالى عنهم من جهة القبلة فی زيادة سيدنا
امير المومنين عثمان بن عفان رضی الله عنه الی رواقها
فی المسجد فبادرت مسرعا بالوصول الی النبی صلی الله
عليه وسلم فقبلت يده الشريفة ثم ايدی الخلفاء واحدا
بعد واحد فلما تممت اخذ النبی صلی الله عليه وسلم
بيده اليمنی ورد نی الی الروضة الشريفة والخلفاء معه

اور میری حاجتین روا ہوئی ہین سب دنیا اور آخرت کی اور جس دوست
دکھا ہے آمین جب بعد اسکے چھٹے مہینے گذرے تو سید محمد بن علوی نے
دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین کہ آپ فرماتے ہین کہ احمد قشاشی کو
ہمارا سلام کہو اور شفاعت کی بشارت دو اور دوسری رات پھر دیکھا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپنے فرمایا ہمارا سلام کہو احمد قشاشی کو اور

تینتیسوین حدیث

اُس سے کہو تو ہمارا ہمنشین ہے فردوس مین
مجھسے کہا ابو طاہر نے کہ ہمکو خبر دی شیخ احمد نخلی نے یہ کہ امر کیا مجھے
شیخ عیسے بن کنان خلوتی نے کہ تو ہمارا خلیفہ ہو مکہ مشرفہ مین تیرے پاس
جمع ہون سادات خلوتیہ تہجد کے بعد اور ورد وظیفہ ہمارا پڑہین اور میرا
دل مائل تھا طریقہ حضرات نقشبندیہ کی طرف تو مجھپر یہ بات دشوار ہوئی یعنی
شیخ عیسے کی اور میرا حال بہت پریشان ہوا مین نے اللہ تعالے
سے استغفار کیا اور وسیلہ لیا سید المرسلین
صلے اللہ علیہ وسلم کا پھر جب مین پہنچا مدینہ مشرفہ
کی طرف سو گیا جمعہ کے روز نماز سے پہلے تو مین نے
خواب مین دیکھا کہ گویا مین روضہ منورہ مین ہون
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سرہانے کی طرف سے آگے
اوس دروازہ کے جو محراب مبارک اور روضہ مقدس
کے بیچ ہے کہ اس مین دیکھا مین نے نبی صلے اللہ علیہ
وسلم کو اور چارون خلفا کو رضی اللہ تعالے عنہم
قبلہ کی طرف سے بیچ زیادتی حضرت امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے
جو انہون نے مسجد مین بڑہایا تھا تو مین نے شتابی کی کہ جلدی سے
پہنچون نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک مین پہنچا اور دست بوسی کی پہلے آپکی
پھر خلفا کی ایک کے بعد ایک کی جب مین دست بوسی سے فارغ ہوا
تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست راست مبارک سے
مجھے پکڑا اور پھیرا روضہ منورہ کی طرف اور خلفا سب آپکے ساتھ ہیچھے

وارى هنالك سجادة جديدة مثل الذي يصلي عليها الامام في المحراب مبسوطة عند راس القبر الشريف محاذية للصف الاول فقال النبي صلى الله عليه وسلم لي هذه سجادة الشيخ تاج اجلس عليها ومن الشيخ تاج رحمه الله ونفعنا به في الدنيا والاخرة كان وليا لله عارفا به اقام بمكة المشرفة الى حلول الالف واربعين من الهجرة مدة مديدة ومات به قال الشيخ احمد النخلي فهذه مشيخة منه صلى الله عليه وسلم لي خاصة واذا كان هو صلى الله عليه وسلم شيخ الجميع من المؤمنين والبس النخلي الخرقة الشيخ ابي طاهر واجازه والبس ابو طاهر الخرقة لهذه الفقير واجاز له

الحديث الثالث والثلاثون

اخبرني الشيخ ابو طاهر قال اخبرنا الشيخ احمد النخلي قال اخبرنا شيخنا السيد المسند احمد بن عبد القادر قال اخبرنا الشيخ جمال الدين القيرواني عن شيخه الشيخ يحيى الحطاب المالكي قال اخبرنا عمي الشيخ بركات الحطاب عن والده عن جده الشيخ محمد بن عبد الرحمن الحطاب شارح مختصر الخليل حج مشينا مع شيخنا العارف بالله تعالى الشيخ عبد المعطي التونسي لزيارة النبي صلى الله عليه وسلم فلما قربنا من الروضة الشريفة ترجلنا فجعل الشيخ عبد المعطي يمشي خطوات ويقف حتى وقف تجاه القبر الشريف فتكلم بكلام لم نفهمه فلما انصرفنا سألناه عن وقفاته فقال كنت اطلب الاذن من رسول الله صلى الله عليه وسلم في القدوم عليه فاذا قال لي اقدم قدمت ساعة ثم وقفت وهكذا حتى وصلت اليه فقلت يا رسول الله كلما رواه البخاري عنك صحيح فقال صحيح فقلت اارويه عنك يا رسول الله

تو دیکھا وہاں ایک نیا مصلے ہے وہ جانماز ایسی ہے جسپر امام محراب مین نماز پڑھتا ہے وہ روضہ منورہ کے سر کے قریب بچھا ہوا ہے مقابل صف اوّل کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مصلے شیخ تاج رحمہ اللہ کا ہے اس پر بیٹھ جاؤ اور شیخ تاج رحمۃ اللہ علیہ خدا انکے طفیل ہمکو نفع پہنچائے دنیا اور آخرت مین تھے ولی اللہ عارف باللہ اقامت کی مکہ شریف مین سنہ ایک ہزار چالیس تک اور بہت مدت مدینہ مکہ شریف مین رہے اور وہین انتقال کیا شیخ احمد نخلی کا بیان ہے کہ یہ مشیخت ہمکو خاص ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ خود ہین شیخ تمام مومنون کے اور پہنایا شیخ احمد نخلی نے خرقہ شیخ ابو طاہر کو اور انکو اجازت دی اور شیخ ابو طاہر نے خرقہ پہنایا اس فقیر کو اور اسکی اجازت دی

تینتیسوین حدیث

خبر دی مجھکو شیخ ابو طاہر نے کہا خبر دی ہمکو شیخ احمد نخلی نے کہا خبر دی ہمکو شیخنا سید المسند احمد بن عبد القادر نے کہا خبر دی ہمکو شیخ جمال الدین قیروانی نے اپنے پیر شیخ یحیی حطاب مالکی سے کہا خبر دی ہمکو ہمارے چچا شیخ برکات حطاب نے اپنے والد سے دادا شیخ محمد بن عبد الرحمن حطاب سے جنہون نے شرح کی ہے کتاب مختصر الخلیل کی کہا ہم گئے اپنے پیر عارف باللہ شیخ عبد المعطے تونسی کے ہمراہ واسطے زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جب ہم قریب پہنچے روضہ منورہ کے تو پیادہ ہوئے تو شیخ عبد المعطے کا یہ حال تھا کہ چند قدم چلتے اور ٹھیر جاتے یہانتک کہ روبرو روضہ منورہ کے پہنچے تو کچھ اس طرح کلام کیا کہ ہماری سمجھ مین نہ آیا پھر جب ہم وہان سے پھر آئے تو ہمنے وہ آپکے ٹھیر جانے کا سبب پوچھا تو انھون نے فرمایا کہ مین اذن چاہتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکی حضور مین حاضر ہونیکا جب وہ حکم اذن ہوتا تھا تو مین چلتا تھا ایک ساعت اور پھر ٹھہر جاتا تھا یہانتک کہ حضور مین حاضر ہوا اور مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جو بخاری نے آپسے حدیثین روایت کی ہین کیا سب صحیح ہین آپنے فرمایا صحیح ہین مینے عرض کیا کہ مین آپسے انکو روایت کرون یا رسول اللہ

قال اروه عني وقد اجاز الشيخ عبد المعطي نفعنا الله ب
به الشيخ محمد الحطاب ان يرويه عنه وهكذا كل واحد
اجاز من بعده واجاز سيد احمد بن عبد القادر للنخلي
ان يرويه عنه بهذا السند واجاز النخلي لابي طاهر
واجاز ابو طاهر لنا قلت ووجدنا هذا الحديث بخط الشيخ
عبد الحق الدهلوي باسناد له عن الشيخ عبد المعطي
سمعناه وفيه فلما فرغ من الزيارة وما يتعلق بهما سأله
ان يروي عنه صلى الله عليه وسلم صحيح البخاري و
صحيح مسلم فسمع الاجازة من النبي صلى الله عليه
وسلم فذكر صحيح مسلم ايضا

الحديث الرابع والثلثون

اخبرنا ابو طاهر عن الشيخ احمد النخلي عن البابلي عن سالم
عن النجم الغيطي عن الشمس محمد بن محمد بن العثماني انه
راى النبي صلى الله عليه وسلم في النوم في
مكة وقرأ عليه اول سورة النحل فاجاز كل الرواية
رواية سورة النحل وسائر القران واجاز لنا ابو
طاهر

الحديث الخامس والثلثون

شابكني السيد عمر بن بنت الشيخ
عبد الله بن سالم وقال شابكني جدي
وقال شابكني الشيخ محمد بن محمد
سليمان وقال شابكني فمن شابكني
دخل الجنة اذ بذلك شابكني
شيخنا الحسن العجمي وبذلك شابكه
ابو عثمان المغربي وبذلك شابكه
سيد احمد جحي وبذلك شابكه
ابو سالم التازي عن سيدي صالح الزواوي

آپنے فرمایا روایت کر اوسے مجھسے اور تحقیق اجازت دی شیخ عبد المعطے نے
خدا اُنکے طفیل ہمکو نفع بخشے شیخ محمد حطاب کو یہ کہ اُن سے روایت کریں
اور اسی طور ہر ایک نے اجازت دی اُن کے بعد اور اجازت دی سید احمد
بن عبد القادر نے نخلی کو کہ روایت کرے اوسکو اُن سے ساتھ اِس
سند کے اور اجازت دی نخلی نے ابوطاہر کو اور اجازت دی
ابوطاہر نے ہمکو مین کہتا ہون اور پایا ہمنے اس حدیث کو ہاتھ کی
لکھی ہوئی شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے ساتھ اس سند
کی جو اُن کی ہے شیخ عبد المعطے سے اُسی کے معنون ہین
اور بیچ اُس کے ہے کہ جب فراغت ہوئے زیارت سے
اور جو اُس سے متعلق ہے تو سوال کیا اس امر کا کہ روایت کرین
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے صحیح بخاری کو اور صحیح مسلم کو
تو سنی اجازت شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے تو اُس مین ذکر صحیح مسلم کا بھی ہے

۳۴ چونتیسوین حدیث

خبر دی ہمین ابوطاہر نے شیخ احمد نخلی سے اُس نے بابلی سے اُس نے
سالم سے اُس نے نجم غیطی سے اُس نے شمس محمد بن محمد بن عثمانی
سے کہ اُس نے دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین
بیچ مکہ شریف کے اور پڑھے آپ سے اوّل سورہ
نحل کے اور تمام قرآن شریف کے اور ہمکو اجازت دی
ابوطاہر نے

۳۵ پینتیسوین حدیث

مشابکہ کیا مجھ سے سید عمر بن بنت شیخ عبد اللہ بن سالم نے
اور کہا مجھسے مشابکہ کیا میرے جد نے اور کہا مجھسے مشابکہ کیا شیخ محمد
بن محمد بن سلیمان نے اور کہا جس نے مجھسے مشابکہ کیا داخل ہوا
جنت مین اسواسطے کہ اسی امر پہ مشابکہ کیا ہے ہمارے سیر حزامری نے
اور اسی امر پہ مشابکہ کیا اُن سے ابو عثمان مغربی نے اور اسی پر اُن سے مشابکہ کیا
سید احمد جحی نے اور یہی پر مشابکہ کیا اُن سے ابو سالم تازی نے سید صالح زواوی سے

محمد بن علي بن عربي انه قال في المبشرات رأيت وانا بمكة
رسول الله صلى الله عليه وسلم بين باب الجياد و
باب الحزورة ومحمد بن خالد الصدفي التلمساني
يقرأ عليه كتاب البخاري فلما أكمل المجلس أخرج
رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه واستقبل
الركن اليماني فقال اللهم سمعنا خيرا واطلعنا ورزقنا الله
العافية وادامها لنا وجمع الله قلوبنا على التقوى و
وفقنا لما يحب ويرضى وهذه اربعون حديثا من المبشرات
تيسر جمعها في هذه الرسالة بعون الله ونلحقها خاتمة
حدثني سيدي الوالد انه رأى في المنام سيدنا زكريا
عليه الصلوة والسلام فلقنه الذكر باسم الذات
على وفق الطريقة النقشبندية ولقنني كما لقنه
رأيت في المنام قوما تشاجروا فيما بينهم وتضاربوا
وتشاتموا وتمثل حالهم لدي خنزيرا فتنبهت بالضرب
فاخذت قصبة لاقتله بها واشتددت خلفه فالتفت
الي ان قتلتني تمثل الشر حيوانا اشد خبثا مني فرهبت
منه والتجأت الى سيدنا لوط عليه السلام فتحدث معي
ساعة وآنسني حتى ذهب عني ما كنت اجده في نفسي وكان
من جملة حديثه حينئذ ان قال انما كنا معشر الرسل
ننهى الامم عن مثل هذه الشرور التي اذا وجدت لا تزول
ابدا انما تنقلب من طور الى طور ومن صورة الى صورة وعند
هذا تمت الرسالة والحمد لله اولا وآخرا وظاهرا وباطنا و
[illegible] الوهاب والصلوة والسلام على رسوله محمد البشير النذير و
[illegible]

محمد بن علی بن عربی سے اُس نے کہا بیچ مبشرات کے کہ مین نے
دیکھا اور مین مکہ مین تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو
درمیان باب جیاد اور باب حزورہ کے اور محمد بن
خالد صدفی تلمسانی پڑھ رہے ہین کتاب بخاری جب کامل
ہوئی مجلس نکالے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونون
ہاتھ مبارک اور رکن یمانی کی طرف منہ کیا۔ کہا اللہم
اسمعنا خیرا واطلعنا فقط خدا ہمکو عافیت نصیب کرے
اور اوسکا دوام اور ہمارے دلون کو تقوے پر جمع کرے
اور توفیق دیوے اُس سے جو وہ دوست رکھتا ہے
اور جس سے راضی ہے پس یہ چالیس حدیثین مبشرات سے
کہ میسر ہوا اُن کا جمع کرنا۔ اس رسالہ مین اللہ کی مدد سے اور
ان کے لاحق کیا ایک خاتمہ مجھسے بیان کیا جناب والد نے کہ مینے
دیکھا خواب مین حضرت زکریا علیہ السلام کو مجکو
تلقین کیا انھون نے اسم ذات بموجب طریقہ نقشبندیہ
کے پھر انھون نے مجکو تلقین کیا جس طرح حضرت
زکریا نے اُن کو تلقین کیا تھا۔ مین نے دیکھا خواب مین
کچھ لوگ آپس مین نزاع کر رہے ہین اور ضرب وشتم
آپس مین کر رہے ہین۔ اور اُن کا حال مشابہ حیوان
کے ہے جیسے سُور ہو تو مین نے ایک لکڑی لی کہ اُسکو
مار ڈالون اور دوڑا اُس کے پیچھے تو اُس نے مجھے دیکھ کر
کہا اگر مجھے مارے گا تو شر مجھ سے زیادہ حیوان کی شکل
بنجاوے گا خبث مین تو مین رعب مین آگیا اور التجا کی حضرت
لوط علیہ السلام سے انھون نے ایکساعت مجھ سے باتین کین الفت کی تو وہ ڈر میرے
دل سے جاتا رہا اور وہ جو انھون نے باتین کین اُن مین یہ بھی کہا کہ ہم گروہ رسولون کے ہین منع
اُمتون کو منع کرتے تھے ایسے شرون سے [illegible] منقلب ہو جاتے ہین [illegible]

[illegible]

۱۲۴ ع